سوال

(439) رمضان کے روزوں کی قضائی نہ دی جائے اور دوسرا رمضان آ جائے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کے ذمے رمضان کے روزے تھے، اس نے قضا ادا نہ کی حتیٰ کہ دوسرا رمضان شروع ہوگیا، تو وہ کیا کرے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ... سورة البقرة ١٨٥

''تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو اسے چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیماری یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کر لے۔''

تو یہ شخص جس نے کسی شرعی عذر کی وجہ سے روزے چھوڑے تھے، اس کے لیے واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں قضا ادا کرے اور واجب ہے کہ اسی سال قضا ادا کرے دوسرے رمضان تک اسے موخر نہ کرے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے:

«كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ» (صحيح البخاري، الصوم، باب متى يقضى قضاء الصوم، ح: ١٩٥٠)

''رمضان کے روزے میرے ذمے ہوتے تھے تو میں ان کی قضا ادا کرنے کی شعبان کے علاوہ دوسرے کسی مہینے میں استطاعت نہیں رکھتی تھی۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مصروف ہونے کی وجہ سے جلد روزے نہیں رکھ سکتی تھیں اور انہوں نے جو یہ فرمایا: میں شعبان ہی میں ان کی قضا ادا کرنے کی استطاعت رکھتی تھی، اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ دوسرا رمضان شروع ہونے سے پہلے قضا کے روزے رکھ لینا ضروری ہے۔ اگر وہ انہیں دوسرے رمضان کے بعد تک موخر کر دے تو اللہ تعالیٰ کے آگے توبہ و استغفار کرے، اپنے فعل پر ندامت کا اظہار کرے اور قضا ادا کرے کیونکہ تاخیر کی صورت میں قضا کی ادائیگی ساقط نہیں ہوتی، لہٰذا اسے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا ادا کرنا ہوگی، خواہ دوسرے رمضان کے بعد ہی ادا کرے۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 397

محدث فتویٰ